روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۲/۷۷ | منگل - ۲ - ربیع الاوّل ۱۴۱۳ھ، یکم تبوک ۱۳۷۱ہش، یکم ستمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دولت کا غلط استعمال نہیں ہونا چاہیئے

کسی آدمی کو مال و دولت کا مل جانا یا اس کے پاس مال و دولت کی فراوانی یا اس کی نسل میں برکت کا پایا جانا یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ کسی کی اولاد کو کثرت سے بڑھاتا رہا ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں نیکیاں کرنے والے ہیں اور خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ اور بڑھ چڑھ کر نیکیاں کریں بلکہ وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں دولت کے غلط استعمال سے۔

از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت۔ الثالث

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"غرض نوعِ انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کئے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گذاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔ اور اس خداداد فضل پر تکبّر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۸ - ۴۳۹)

"یہ بالکل سچّی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے انہیں امیروں کی امیری اور تموّل پر رشک نہیں کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے جو ان کے پاس نہیں۔ ایک غریب آدمی بے جا ظلم۔ تکبّر۔ خود پسندی۔ دوسروں کو ایذا پہنچانے اتلافِ حقوق وغیرہ بہت سی بُرائیوں سے مُفت میں بچ جائے گا۔ کیونکہ وہ جھوٹی شیخی اور خود پسندی جو ان باتوں پر اسے مجبور کرتی ہے اس میں نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۹)

ایک وضاحت

محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب لکھتے ہیں:

مرزا اسعد احمد ابن مرزا النعمان احمد کا نام مرزا النعمان احمد نے رکھا۔

نومولود مرزا نسیم احمد صاحب ابن مرزا رشید احمد صاحب کا پوتا اور خاکسار مرزا انس احمد ابن حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) کا نواسہ ہے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی طرف سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پانچویں نسل سے ہے۔ نیز حضرت اقدس کی اولاد یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الثانی)۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی منسلک نسل کا ۱۹۹۲ء میں پیدا ہونے والا پہلا بچّہ ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر مختار احمد صاحب آف لاہور کے چھوٹے بھائی مکرم ناصر خلیل احمد بغرض علاج جرمنی گئے ہوئے تھے۔ بقضائے الٰہی مورخہ ۲۳ / اگست کو جرمنی میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ کے رفیق حضرت ملک علی بخش آف بھوپال کے نواسے اور مکرم محمد فضل الٰہی خان کے بیٹے تھے۔ ان کی تدفین مورخہ ۲۹ / اگست ۱۹۹۲ء بعد نماز ظہر بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سیّد عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت نے دُعا کروائی۔

یہ بشارت دیتے ہیں کہ تم میں جو بشری کمزوریاں ہیں ان کے بداثرات سے ہم تمہیں محفوظ رکھیں گے۔"

(اقتباس از تقریر فرمودہ ۲۶ / دسمبر ۱۹۷۳ء)

تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو

(اقتباس از تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یعنی اپنی زندگیوں کو اس طرح پاکیزہ اور مطہّر اور بنی نوعِ انسان کی ہمدرد اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنے والی بنا دو کہ خدا تعالیٰ یہ جان لے کہ میرے ان بندوں نے یہ کوشش کی ہے کہ خود کو اس قابل بنا دیں کہ میں ان کے لئے ہمیشہ بطور ڈھال بن جاؤں اور ان کی حفاظت کروں ڈھال کا استعمال ظاہری طور پر ظاہری جنگوں میں ہوتا ہے اور باطنی طور پر ان یلغاروں کے لئے ہوتا ہے جو شیطان اندرونی فتنوں اور اپنے چھپے ہوئے مکروں کے ذریعہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو دو چیزیں تمہیں ملیں گی یعنی ... تم اس رنگ میں اعلیٰ ہو گے کہ ... تمہیں ایک بڑا امتیاز دیا جائے گا جو غیر کو تم سے جدا کرنے والا ہو گا ... اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب تم تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو گے ... تو اللہ تعالیٰ یہ امتیاز پیدا کر دے گا۔

... پس یہ جذبہ جو آپ کے دل میں پیدا ہوتا ہے کہ آپ اپنے پیدا کرنے والے رب پر فدا ہو جائیں۔ آپ کا یہ عزم کہ ہمارے محبوب خدا نے جو مخلوق پیدا کی ہے ہم اس کے دکھوں کو برداشت کریں گے بلکہ ان کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ ایک امتیاز پیدا ہو جاتا ہے جو دوسروں سے آپ کو نمایاں کر دیتا ہے ... اور دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر تم واقعہ میں ... تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو گے تو ہم تمہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم تبوک ۱۳۷۱ ہش — یکم ستمبر ۱۹۹۲ء

خدا تعالیٰ کو پرکھنا ۔ اس کے مظاہر

خدا تعالیٰ کو آزمانے کا مطلب یہ ہے کہ انسان چاہے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں اور جس طرح کہتا ہوں اسی طرح اور اسی وقت پورا ہو جائے ۔ اِدھر دعا مانگی اُدھر قبول ہو گئی ۔ اِدھر خدا سے کچھ کرنے کو کہا اور اُدھر ہو گیا ۔ یہ تو ہے خدا تعالیٰ کو آزمانا یہ نہ کبھی کامیاب ہوا ہے نہ اس کی کوئی مذہب اجازت دیتا ہے ۔ ایک مذہب کے نبی سے شیطان نے کہا تھا کہ خدا سے فلاں فلاں بات مانگو تو جواب ملا تھا کہ خدا کو آزمانا نہیں چاہیئے اور یہ جواب انتہائی اہم ہے اور دعا کا ہی خدا تعالیٰ سے مانگنے کا بنیادی فلسفہ ۔ اگر یہ ممکن ہو جائے کہ اِدھر انسان مانگے اُدھر اسے مل جائے اور بلا استثناء ہمیشہ ہی ایسا ہو تو خدا تعالیٰ تو پھر خدا تعالیٰ نہ رہا ۔ وہ تو انسان کے قبضۂ قدرت میں آگیا ۔ اس کی اپنی قدرت اور اس کی اپنی منشاء ختم ہو گئی ۔

پس خدا تعالیٰ کو آزمانا کسی طرح بھی درست نہیں ہے ۔ وہ ہمارا خدا ہے اور ہم اس کے بندے ۔ ہم مانگتے ہیں ۔ وہ دے نہ دے ۔ دے تو جب چاہے دے ۔ نہ دے تو کچھ اور دے دے ۔ یہ سب اس کی قدرت کے مظاہر ہیں ۔ اور ہمیں ان باتوں کو سمجھ لینے کی ضرورت ہے

لیکن خدا تعالیٰ کو پرکھو تو سہی ۔ اس کی صفات پر غور کرنا لازمی ہے ۔ اس کے مختلف جلووں کو سمجھنے کی ضرورت ہے ۔ اور ان کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنا ہی زندگی کا حقیقی مقصد پانا ہے ۔ ہم دعا کریں ۔ گویا اس سے باتیں کریں ۔ اور وہ ہماری دعا کو سُنے اور جواب دے ۔ جواب تو وہ جو چاہے دے ۔ لیکن جواب دے اور ہم سُنیں ۔ یہ ہے اسے پرکھنا ۔ اس کے بغیر ہم خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا مشاہدہ ہی نہیں کر سکتے ۔ اس مشاہدہ کرنے ہی کو ہم پرکھنا کہتے ہیں ۔ پرکھے بغیر ہمیں خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی قائم و دائم ہستی کو ہم پہچان ہی نہیں سکتے ۔ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے ۔ اس کے قریب نہیں آ سکتے ۔ اور اس سے محبت نہیں پیدا ہو سکتی ۔ ان سب باتوں کے لئے اسے پرکھنا ضروری ہے ۔ پرکھنا جسے ہم نے اس کے مظاہر کے مشاہدہ سے تعبیر کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کو ہمیں "دیکھنے" کی کوشش کرنی چاہیئے اور اس سے یہ دعا کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کرے ۔

مرے استاد پر رحمت خدا کی
کہ اس نے چاٹ پڑھنے کی لگا دی
ہے دولت علم ہی کی اصل دولت
یہی مَیں کر رہا ہوں اب منادی

ابو الاقبال

نہیں اب رہی تابِ غم کیا کریں گے
جو تم بھی نہ پُوچھو تو ہم کیا کریں گے

مِرا حال پھر آج پُوچھا گیا ہے
خدا جانے تازہ سِتم کیا کریں گے

یہ مانا محبّت کا وہ ڈھونڈ لیں گے
سہارا نیا کوئی ہم کیا کریں گے

سِتم کرتے ہم پر جو شرما رہے ہیں
بتاؤ بھلا وہ کرم کیا کریں گے

جو غم کی لطافت بھی چھن جائے اُن سے
بتا تیرے وقفِ اَلَم کیا کریں گے

یہ مانا کہ جینا نہیں کوئی آساں
اَجَل بھی نہ آئے تو ہم کیا کریں گے

فقیری ترے دَر کی مل جائے جن کو
بھلا لے کے جاہ و حشم کیا کریں گے

نہ ملنے کی ہم سے قسم کھانے والے
بتا ہم خدا کی قسم کیا کریں گے

دھڑکتا ہے دل فیضؔ کُوچہ میں اُنکے
اگر لڑکھڑائے قدم کیا کریں گے

فیضؔ چنگوی

جماعت کو نصیحت

"جب تک ہماری جماعت اپنے اخراجات پر پابندی عائد نہیں کر لیتی ۔ جب تک ہماری جماعت کے اندر امراء اور غرباء کے اندر برابری پیدا نہیں ہو جاتی ۔ جب تک ہمارے اندر کامل طور پر احساس پیدا نہیں ہو جاتا کہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں ۔ جب تک کھانے کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی جب تک کپڑوں کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی ۔ جب تک زیورات کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی جب تک قربانی اور ایثار اور محنت کی عادت ہمارے اندر پیدا نہیں ہو جاتی اس وقت تک ہم دین کے لئے قربانی کس طرح کر سکتے ہیں ۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

تقدیر کی بات

"اب ایک اور بات بتاتا ہوں اور وہ یہ کہ تقدیر خاص کی اہمیت اور ضرورت کیا ہے؟۔ اس میں شک نہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کے لئے تقدیر رکھی ہے اور بندہ کا کام ہے کہ اس کے ماتحت کام کرے۔ مگر یہ ہو سکتا ہے کہ بعض اوقات عام تقدیر کام نہ آ سکے۔ مثلاً ایک انسان جنگل میں ہے اور اس کو پانی کی ضرورت ہے لیکن وہاں نہ کوئی کنواں ہے اور نہ چشمہ۔ اس موقع پر پانی حاصل کرنے کے لئے کیا تقدیر ہے؟ یہی کہ کنواں کھود کر پانی نکالے لیکن اگر وہ جنگل میں کنواں کھودنے لگے تو قبل اس کے کہ پانی نکلے وہ ہلاک ہو جائے گا۔ ایسے وقت کے لئے خدا تعالیٰ نے خاص تقدیر رکھی ہے جس کے جاری ہونے سے انسان ہلاک ہونے سے بچ سکتا ہے۔ اگر وہ جاری نہ ہو تو اس کی ہلاکت میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ اور خاص تقدیر یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرے۔ اور خدا اس کے لئے پانی حاصل کرنے کا کوئی خاص سامان کر دے۔ اس کی مثال کے طور پر میں ایک صحابیؓ کا واقعہ پیش کرتا ہوں۔ ان کو رومیوں کے لشکر نے پکڑ کر قید کر لیا۔ اور وہ صحابیؓ کو پکڑ کر قید کرنے پر بہت خوش ہوئے۔ بادشاہ نے اس کو کوئی بہت سخت سزا دینی چاہی۔ کسی نے مشورہ دیا کہ ان کے مذہب میں سؤر کھانا منع ہے۔ وہ پکا کر اسے کھلایا جائے۔ چنانچہ سؤر کا گوشت پکا کر ان کے سامنے رکھا گیا۔ لیکن انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔ انہیں بار بار کہا گیا لیکن انہوں نے نہ کھایا۔ آخر بھوک کی وجہ سے ان کی حالت بہت خراب ہو گئی اس موقع پر وہ اپنی جان بچانے کے لئے کوئی سامان کر سکتے تھے۔ اور تقدیر عام ان کی مدد نہیں کر سکتی تھی۔ کیونکہ وہ دوسروں کے ہاتھوں میں قید تھے۔ اس موقع پر خدا ہی کچھ کرتا تو ہو سکتا تھا۔ لیکن اگر خدا نے یہ فیصلہ کیا ہوتا کہ ہر موقعہ پر سامان کے ذریعہ ہی کام ہو تو ان کی نجات کی صورت نہ ہو سکتی تھی۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ نے تقدیر خاص کا سلسلہ بھی جاری رکھا ہے ان کے بچاؤ کی صورت ہو گئی۔ اور وہ اس طرح کہ جب چار پانچ دن ان کو بھوکے گزرے تو خدا نے روم کے بادشاہ کے سر میں سخت درد پیدا کر دیا۔ جس قدر دوائیاں ممکن تھیں اس نے کیں لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ کسی نے کہا۔ اس کی وجہ یہ تو نہیں کہ جس شخص کو آپ نے قید کیا ہوا ہے اس کی آہ لگی ہے۔ اور اس وجہ سے یہ سزا مل رہی ہے بادشاہ نے کہا معلوم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے اس نے صحابیؓ کو بلا کر ان سے ملاطفت کی اور حضرت عمرؓ کو اپنی سر درد کے متعلق لکھا۔ جنہوں نے اس کو پرانی ٹوپی بھیجی کہ یہ پہن لو۔ سر کا درد جاتا رہے گا۔ اور یہ بھی لکھا کہ ہمارا ایک بھائی تمہارے پاس قید ہے۔ اس کو بہ عزت و احترام چھوڑ دو۔ اس نے ایسا ہی کیا اور ٹوپی پہننے سے اس کی درد جاتی رہی۔

پس یہ تقدیر خاص تھی جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس صحابیؓ کو نجات دی۔ تقدیر عام کے ذریعے اس صحابیؓ کی مشکل کا کوئی حل ممکن نہ تھا۔ پس خدا تعالیٰ نے بادشاہ کی گردن پکڑ کر اس سے صحابیؓ کو آزاد کرا دیا۔

پھر حضرت موسیٰؑ کا واقعہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا حکم ہوا کہ فلاں ملک میں چلے جاؤ۔ جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت چلے تو راستہ میں ایسا جنگل آ گیا جہاں پانی نہیں مل سکتا تھا۔ اور کنواں بھی نہیں نکل سکتا تھا کیونکہ پتھریلی زمین تھی۔ اس موقع پر وہ کیا کرتے۔ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔ نہ واپس جا سکتے تھے نہ آگے بڑھ سکتے تھے۔ اگر اس وقت خدا ہی اپنا رحم نہ کرتا تو وہ کیا کر سکتے تھے۔ اس وقت ایک ہی علاج تھا کہ اللہ تعالیٰ خاص تقدیر جاری کرے۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے خدا تعالیٰ سے عرض کیا کہ الٰہی ہم پیاس سے مرنے لگے ہیں۔ آپ ہی کوئی انتظام کیجئے کہ ہمیں پانی مل جائے۔ اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ فلاں جگہ جا اور جا کر اپنا عصا مار۔ چنانچہ اس جگہ جا کر جب انہوں نے عصا مارا تو چشمہ پھوٹ پڑا اور ان کو پانی مل گیا۔ اب اس جگہ چشمہ تو ازل سے موجود تھا مگر کیوں؟ اس لئے کہ یہاں ایک موسیٰؑ پہنچے گا اور اسے اور کہیں سے پانی نہیں ملے گا اس وقت یہاں سے پانی دیا جائے گا۔

تو جہاں اسباب کام نہیں دیتے اور ایسے موقعے پیش آ جاتے ہیں اس وقت اگر ہلاکت سے بچنے کا کوئی ذریعہ ہے تو تقدیر خاص ہی ہے۔ پس اگر تقدیر خاص نہ ہوتی تو یہ نقصان ہوتے کہ (۱) ایمان باللہ نہ ہو سکتا۔ (۲) خدا تعالیٰ کے ساتھ بندہ کے تعلقات مضبوط نہ ہو سکتے (۳) توبہ کر کے گناہوں سے بچنے کا موقعہ نہ ملتا۔ (۴) ایسے مواقع پر جن میں اسباب نہیں مہیا ہو سکتے ان میں انسان ہلاکت سے نہ بچ سکتا۔

ہماری تاریخ

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی ۱۹۲۴ء میں انگلستان تشریف لے گئے تو لندن پہنچ کر سب سے پہلا اہم کام یہ کیا کہ اپنے رفقاء کو مختلف فرائض سپرد کر دئیے ایک انتظامیہ کمیٹی قائم کر دی۔ جس کے پریذیڈنٹ چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ اور سیکرٹری مولوی محمد دین صاحب کو تجویز فرمایا۔ ملک غلام فرید صاحب مکرم مولوی محمد دین صاحب اور حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ کو پریس سے رابطہ کے لئے مقرر فرمایا۔ ہندوستان میں سفر کی مفصل رپورٹ بھجوانے کا کام ابتدا ہی سے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے ذمہ تھا جو وہ برابر سرانجام دے رہے تھے۔ ڈاک کی خدمت حافظ روشن علی صاحب چوہدری محمد شریف صاحب وکیل شیخ عبدالرحمان صاحب مصری کو اور ملاقات کی خدمت ذوالفقار علی خان صاحب چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے سپرد ہوئی اور بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی اور چوہدری علی محمد صاحب کو خورد و نوش کے انتظامات پر لگایا گیا۔ چوہدری علی محمد صاحب کو چونکہ اکثر حضور کی خدمت میں بھی حاضر رہنا پڑتا تھا۔ اس لئے زیادہ ذمہ داری حضرت بھائی صاحب پر تھی۔ جو اپنی اصل ڈیوٹی کے علاوہ گاہے گاہے جماعت ہندوستان کو حالات سے باخبر رکھنے کے لئے خطوط بھی لکھتے تھے۔ اور حضور کی ڈاک کے لئے بھی وقت دیتے تھے۔

انتظامیہ کمیٹی کی تشکیل کے علاوہ حضور نے قیام لندن کے پہلے ہفتہ میں ایوننگ سٹینڈرڈ اور اخبار سٹار کے نمائندوں کو انٹرویو دیا۔ ڈاکٹر عبدالمجید شاہ صاحب لاہوری اور مسٹر عبداللہ کوئیلم (انگریز) کو شرف ملاقات بخشا۔ اور مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات فرمایا۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب کے تصوف کے مضمون پر نظر ثانی فرمائی اور ضروری ہدایات کے ساتھ مولوی محمد دین صاحب کو ترجمہ کے لئے دیا۔ یہ مضمون ۲۵ دسمبر ۱۹۲۴ء کو مولوی محمد دین صاحب ہی نے پانچ بجے شام سر بیٹرک بگن کی صدارت میں سنایا اور بہت مقبول ہوا۔ اسی ہفتہ حضور چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ہمراہ ویمبلے اور انڈیا آفس میں تشریف لے گئے۔ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ مربی انگلستان نے اخبارات کے نمائندوں کو دعوت دی جس میں مذاہب کانفرنس کی انتظامیہ کے بعض ممبر (کرنل ینگ ہسبینڈ اور مس شارپلز) شریک ہوئے اس دعوت میں حضور نے اہل انگلستان کو ایک مفصل پیغام دیا۔ جس کا فصیح و بلیغ انگریزی زبان میں فی البدیہہ ترجمہ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سنایا۔

دوسرے ہفتہ میں حضور کی مصروفیات میں بے حد اضافہ ہو گیا۔۔۔۔

اس دوسرے ہفتہ میں حضور برائٹن کے قصبہ میں تشریف لے گئے اور جنگ عظیم میں جان دینے والے سپاہیوں کی یادگار میں چھتری میں دعا کی۔ حضور نے دعا سے پہلے ایک تقریر بھی فرمائی۔ سینما والوں نے اس نظارے کی تصویریں سینما میں دکھائیں اور اخبارات نے مفصل خبریں شائع کیں۔ حضور چھتری میں دعا کے بعد ایوان شاہی میں گئے اور اس کے دروازے پر ایک ہجوم کے سامنے اپنا پیغام سنایا۔ جس کا ترجمہ مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھا اسی ہفتہ آپ نے مسئلہ دعوت الی اللہ پر مجلس مشاورت منعقد فرمائی۔ سپر چولزم سوسائٹی کے ایک جلسہ میں شمولیت فرمائی اور مختلف اخبارات اور مذہبی کانفرنس کے نمائندوں سے گفتگو کی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔ سین

عراق کے خلاف تشدد کی لہر

عراق نے گذشتہ جمعہ کے روز سیکرٹری جنرل بطروس غالی سے اپیل کی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھانے کی کوشش کریں اس سلسلے میں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ امریکہ، برطانیہ فرانس کو اس بات سے روکیں کہ عراق کے جنوبی حصے میں جہاز نہ اڑانے دیئے جائیں۔ یعنی امریکہ، برطانیہ اور فرانس اس کوشش میں ہیں کہ عراق کو جنوبی حصے پر جہاں شیعہ لوگ رہتے ہیں۔ جہاز اڑانے سے روکنا چاہتے ہیں۔ عراق بطروس سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ وہ ان کی اس سکیم کو ختم کروانے میں مدد دیں۔ عراقی وزیر خارجہ محمد سعید الصحاف نے بطروس غالی کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ ان ممالک نے جو سکیم بنائی ہے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ شیعہ لوگوں کو عراقی حملوں سے بچانے کے لئے ہے۔ عربی خط کا جو ترجمہ کیا گیا ہے اس میں "نو فلائی لینڈ" کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ یہ عالمی برادری کے امن اور تحفظ کے لئے انتہائی خطرناک بات ہے۔ اور یہ بات بلا شک و شبہ کہی جا سکتی ہے کہ اس سکیم کے مطابق عراق کو علاقائی حصوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وزیر موصوف نے یہ بھی کہا کہ تمام ریاستوں کے لئے اسے دور رس خطرات کا باعث سمجھنا چاہیئے۔ بطروس غالی کو خطاب کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ہم آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتے ہیں کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھائیں اور یہ جو نئی تشدد کی لہر عراق کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی ہے اسے ختم کروائیں۔ عراق ایک آزاد ملک ہے۔ اور اس کا اقتدار اس کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اقوام متحدہ کے ابتدائی اراکین میں سے عراق بھی ایک ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس خط کو اقوام متحدہ کے ایک ڈاکومنٹ کی حیثیت سے تقسیم کیا جائے گا۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ عرب لیگ کو بھی ایک خط ارسال کیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے ایک نمائندے جن کا تعلق امریکہ، برطانیہ فرانس اور روس سے ہے نے گذشتہ روز بطروس غالی کو اس بات سے آگاہ کیا کہ وہ کس طرح عراق کو جنوبی حصے پر جہاز اڑانے سے روکنا چاہتے ہیں۔ روس نے بھی اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ اس معاملے میں مغربی ممالک کا ساتھ دینا چاہتا ہے لیکن فوری طور پر وہ اس سکیم میں کوئی حصہ نہیں لے گا۔ کہا جاتا ہے کہ عراق کو متنبہ کیا جائے گا کہ خاص وقت تک اسے جہازوں کی اڑان روک دینے کے لئے کہا جائے گا۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

یوم آزادی پاکستان/امریکہ

۶ ستمبر کو واشنگٹن مونومنٹ کے مقام پر امریکہ میں رہنے والے پاکستانی یوم آزادی منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ دن بھر کے لئے مختلف پروگرام تیار کئے گئے ہیں اور واشنگٹن مونومنٹ جہاں یہ دن تقریب کے طور پر منایا جائے گا سیاحوں کے لئے خاص دلچسپی کا مقام ہوگا۔ پاکستان کے سینٹ کے چیئرمین اور ان کے علاوہ چار دیگر سینیٹر جن کا چاروں صوبوں سے تعلق ہوگا اس تقریب میں شرکت کے لئے جائیں گے۔ ایک ثقافتی شو پیش کیا جائے گا۔ اور پاکستانی چھوٹی بڑی مصنوعات کی نمائش کی جائے گی۔ کھانوں کے سٹال بھی ہوں گے اور پاکستانی کتابیں بھی وہاں رکھی جائیں گی۔ ان کے علاوہ دیگر لٹریچر اور کتب وغیرہ کی بھی نمائش ہوگی۔ امید کی جاتی ہے کہ اس دن پاکستان کی زندگی کے ہر شعبے کی نمائش کر کے اس موقعہ پر غیر پاکستانیوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی جائے گی کہ پاکستان کیا ہے اور کس طرح ترقی کر رہا ہے۔ اس تقریب کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر اور چیف آرگنائزر اس وقت تقریب کی تیاریوں کے سلسلے میں پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ امریکہ میں رہنے والے اکثر پاکستانی خاص طور پر وہ لوگ جو واشنگٹن ڈی۔ سی کے مختلف حصوں میں رہتے ہیں اس تقریب میں شرکت کریں گے اور رونق دیکھیں گے بھی اور اس کی رونق بڑھائیں گے بھی۔ اس کمیٹی نے اس بات کا عہد کر رکھا ہے کہ وہ ہر رنگ میں پاکستانی نظریہ کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

پرتھوی میزائل

بتایا گیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے وزراء کی گفت و شنید سے کچھ روز قبل ہندوستان نے ایک درمیانے فاصلے پر مار کرنے والا میزائل داغا۔ وہ گفت و شنید اسلئے کی جانے والی تھی کہ دونوں ممالک کے تعلقات بہتر بنائے جائیں۔ ہندوستان کی نیوز ایجنسی اولیمپیا نے کہا ہے کہ زمین سے زمین تک مار کرنے والا پرتھوی میزائل جو ۲۵۰ کلومیٹر تک مار کر سکتا ہے۔ ہندوستان کی اس تجربہ گاہ سے جو مشرقی ریاست اڑیسہ میں ہے یہ ریاست خلیج بنگال پر واقع ہے۔ سے داغا گیا ہے۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا نے سرکاری ذرائع ابلاغ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ تجربہ نہایت کامیاب رہا۔ یہ پانچواں پرتھوی کا تجربہ ہے وزارت دفاع نے کہا ہے کہ جنگی ساز و سامان میں کام آنے والا ہے۔ اگرچہ اسے سوموار کے روز داغنا تھا لیکن موسم کی خرابی کی وجہ سے ایک دن کی تاخیر سے داغا گیا۔ ہندوستان کا یہ پروگرام ایک ارب ڈالر لاگت کا ہے۔ اور اسکی وجہ سے خاصی تنقید بھی ہو رہی ہے۔ امریکہ میں اس خطرے کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ جنوبی ایشیا میں ایسے میزائل جوہری اسلحہ کے پھیلاؤ کا ذریعہ ہے۔

گذشتہ منگل کے روز ہندوستان اور پاکستان میں جو گفت و شنید ہوئی۔ وہ وزارت خارجہ کے سیکرٹریوں کے درمیان تھی۔ اور اس میں زیادہ تر کشمیر کا مسئلہ اٹھایا گیا کہا جاتا ہے کہ ایسی ہی گفت و شنید کے لئے ہر سال دو دفعہ ملاقات ہوگی اور ہمیشہ موضوع یہ ہوگا کہ کسی بھی بحران سے کسطرح نپٹا جائے جون میں یہ ملاقات ہونی تھی۔ لیکن ہندوستان نے اس ملاقات سے اسلئے انکار کر دیا کہ اس کا ایک سفارت کار اسلام آباد میں اغوا کر لیا گیا تھا۔ پاکستان نے اس قسم کا الزام ہندوستان پر لگایا۔ جب دونوں ممالک میں اس قسم کی فضا پائی جاتی ہو اور ایسے واقعات رونما ہو رہے ہوں جن میں سفارت کاروں کے اغوا کے متعلق کہا جائے تو یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ دونوں ممالک کی گفت و شنید کوئی اچھے نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اچھے نتائج پیدا کرنے کے لئے اچھے ماحول کی ضرورت ہے اور ایک دوسرے کو اس بات کی یقین دہانی کرانا لازمی ہے کہ سنجیدگی کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کئے جائیں۔ جب دونوں ممالک میں یہ فضا پیدا نہ ہو کوئی گفت و شنید جو اس بحران کو کم کر سکے کامیاب نہیں ہو سکتی

تعلیمی سسٹم

اقوام متحدہ کے اسلامی ملکوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی ایک میٹنگ بوسینیا کے حالات پر غور کرنے کے لئے بلائیں گے۔ یہ بات اس گروپ کے چیئرمین مصطفیٰ آکسین نے بتائی ہے۔ مسٹر آکسین اقوام متحدہ میں ترکی کے سفیر ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ۲۶ اگست کو لندن میں یوگوسلاویہ کے متعلق ایک عالمی کانفرنس ہو رہی ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی میٹنگ جو وہ بلانا چاہتے ہیں وہ اس تاریخ سے پہلے ہونی چاہیئے۔ یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے تاکہ اقوام متحدہ سے بوسینیا کے لئے مراعات حاصل کی جائیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سیکرٹری جنرل بطروس غالی سے درخواست کی جائے گی۔ تاکہ وہ اس بات کی کوشش کریں کہ اسمبلی کے اراکین کی اکثریت اس میٹنگ کے لئے حامی بھر دے۔ اسلامی ممالک کو اس بات پر تشویش ہے کہ بوسینیا ہرزے گووینا میں سرب لوگوں نے مسلمانوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ انہیں حراستی کیمپوں میں رکھ کر ان پر تشدد کیا جاتا ہے اور انہیں ہلاک بھی کیا جاتا ہے۔ وہ اس علاقے میں چالیس فیصدی سے زیادہ ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ یوگوسلاویہ اس بات کا خواہاں ہے کہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ بچوں اور عورتوں کو جب حفاظتی مقامات پر لے جانے کیلئے بسیں روانہ کی جاتی ہیں تو ان پر بھی سربیا کے لوگ بمباری کرتے ہیں۔ چنانچہ کئی بچے ہلاک ہو چکے ہیں۔ بعض خواتین کو بھی زخم آئے ہیں۔ اور کوشش سربیا کے لوگوں کی یہ ہوتی ہے کہ ان لوگوں کو آگے نہ جانے دیا جائے۔ بلکہ راستے میں ہی ختم کر دیا جائے۔ کئی اسلامی نمائندوں کا یہ خیال ہے کہ اقوام متحدہ کو اس سلسلے میں بہتر اور وسیع تر کردار ادا کرنا چاہیئے۔ گذشتہ دنوں اقوام متحدہ نے یوگوسلاویہ کی تمام ریاستوں پر اسلحہ کی جو پابندی لگائی تھی ان کے سلسلے میں مسلمان ملکوں کا خیال ہے کہ بوسینیا کے لوگوں پر سے اسلحہ کی پابندیاں اٹھالی جائیں۔ تاکہ وہ اپنے دفاع کے لئے کچھ اسلحہ حاصل کر سکیں۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ بوسینیا کے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے۔ جس سے وہ اپنی حفاظت کر سکیں۔ اور اس کے دشمنوں کے پاس اسلحہ کی بھرمار ہے جس سے وہ بار بار حملے کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم محمد شریف صاحب خالد ربوہ سے لکھتے ہیں:

بحوالہ الفضل مورخہ ۸، ۲۳، اور ۲۴ اگست ۱۹۹۲ء عرض خدمت ہے کہ آپ نے اپنے حسنِ تدبر۔ تجربہ اور دور اندیشی سے اخبار الفضل کو موجودہ دَور کے تقاضوں کے مطابق بنا دیا ہے قاری نہ صرف قاری ہے بلکہ اخبار کی ساخت اور دلچسپی میں حصہ دار بھی۔ بچے۔ جوان۔ عمر رسیدہ۔ عالم فاضل۔ ماہرین اور عوام آپ کے الفضل میں کسی نہ کسی رنگ میں شریک ہیں۔ الفضل ایک روزنامہ ہے۔ اور ایک روزنامہ۔ ہفتہ وار اور ماہنامے سے ممتاز ہوتا ہے۔ اب الفضل ہر قسم کے قاری کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے جاری و ساری رکھے اور آپ کو فعال رکھے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

آپ نے نوجوان علماء کو مذکورہ حوالہ جات کے مطابق دعوتِ غور و فکر دے کر تحقیق و تنقید کے میدان میں جمع کر دیا ہے۔ علم غور و فکر اور تحقیق سے پرورش پاتا ہے۔ اس ضمن میں (بحوالہ ۲۳ اگست ۹۲ء) جناب محمد اشرف کاہلوں صاحب کا تحقیقی مضمون بالا ہے اور سرفہرست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے فکر کی جولانیوں پر مہمیز لگاتا رہے۔

جناب میجر منظور احمد صاحب کہنہ مشق ادیب ہی نہیں بلکہ ہر دم اور ہر موضوع پر رواں دواں ہیں۔ اگر میں قبل ازیں "ہمہ دان" کی اصطلاح محلِ ذم کے طور پر اپنے لئے مخصوص نہ کر چکا ہوتا تو بخوشی یہ ان کی نظر کرتا۔ (معذرت کے ساتھ)

مسکراہٹ زندگی کا زیور ہے اور مسکراہٹ سے ہی انسان دوسرے حیوانات سے ممیز ہے۔ ہنسنا اور مسکرانا انسانوں کو ہی ودیعت ہوا ہے۔ اور یہ بات بھی اسے اشرف المخلوقات بناتی ہے۔ سنجیدگی اپنی جگہ درست اور لازمی ہے۔ لیکن اگر سنجیدگی کو مونالیزا (MONA LIZA) کی مسکراہٹ مل جائے تو وہ ایک شاہکار بن جاتی ہے مونالیزا کا مصور بغیر کسی ماڈل کے مذکورہ شاہکار تشکیل دے گیا۔ اس کا ماڈل آئیڈیل مسکراہٹ تھا۔ اور وہ اپنے آئیڈیل کے حصول میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے مصوری میں شاعری کی۔ جس طرح کہ بعض شعراء شاعری میں مصوری کرتے ہیں۔ ؎

صف باندھے دونوں جانب بوٹے ہرے ہرے ہوں
ندی کا صاف پانی تصویر لے رہا ہو۔

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مسکراہٹ زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ زندگی کی خوبصورتی اس سے عبارت ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (ثالث) کے دو مشہور عالم مقولوں میں سے ایک مقولہ "ہمیشہ مسکرائیے" (مفہوم) زندگی کے مسائل کے حل کے لئے ایک آرام دہ سواری کا کام دیتا ہے۔ لہٰذا آپ بھی مسکرائیے اور ہمیں بھی مسکرانے دیجئے۔ تو وہ توتا جو توت کھاتا ہے وہ ہندی اور سنسکرت سے درآمد کیا گیا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس کو جوں کا توں اسے اپنے وطن میں توت کھانے کیلئے بھجوا دیں۔ یہ وہاں خوش۔ ہم یہاں شاداں لیکن ہمارا طوطی جو فارسی الاصل ہے اس کو "طوطے" کی صورت میں درختوں۔ باغوں اور خیابانوں کی زینت بنا رہنے دیں۔ بے شک وہ اپنی مڑی ہوئی چونچ سے ہمارے۔ بیر۔ امرود۔ سیب۔ ناشپاتی۔ گندم۔ جوَ اور مکی کی بالیں اور سٹے کتر کتر کے پھینکتا چلا جائے لیکن رہے ہمیں ہماری آنکھوں کے سامنے نہ کر اپنے بہتر مستقبل کی تلاش میں جرمنی۔ انگلینڈ۔ کینیڈا اور امریکہ کی طرف ہجرت کر جائے۔ اور اپنے چاہنے والوں اور دوستوں کو یادوں کے سہارے جینے پر مجبور کرے۔ "طوطا" زندہ باد۔ "توتا" سرحد پار۔

یہ چند سطور اس مسکراہٹ کی نذر کرتا ہوں جو دوسرے چہروں پر پھیل جانے کا حوصلہ رکھتی ہے۔

نوٹ:۔ مونالیزا کوئی خارجی وجود نہیں۔ یہ علامت ہے مسکراہٹ کی جو ہر انسان میں موجود ہے۔ مونالیزا کی مسکراہٹ ایک بند کلی کی مسکراہٹ ہے جو قہقہہ لگا کر ابھی پھول نہیں بنی۔

مکرم مولانا روشن دین احمد صاحب واقفِ زندگی اوٹاوہ کینیڈا سے تحریر فرماتے ہیں۔

امید ہے آپ بفضل خدا خیریت سے ہوں گے۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے کینیڈا پہنچ چکا ہوں۔ یہاں آنے سے چند روز قبل ربوہ میں غسل کرنے کے بعد کپڑے پہنتے ہوئے اچانک گر جانے کے باعث مجھے خاصی چوٹیں آگئیں۔ آنے کی تیاری چونکہ مکمل تھی وہاں صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سے علاج کروایا گیا محلہ کے بچے جو گھر پر پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ ان میں سے کسی بچے نے یہ کہہ دیا کہ دادا جان کو تو چوٹیں آگئی ہیں اب وہ نہیں جائیں گے۔ اس پر میری بہو نے کہا کہ اگر ابا جان نہیں جائیں گے تو میں بھی نہیں جاؤں گی۔ مجھ پر ان الفاظ نے بہت اثر کیا اور میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ مجھے ضرور جانا ہے۔ یہاں آکر ڈاکٹروں کا علاج خدا کے فضل سے شروع ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ گھٹنے میں جو تکلیف ہے اس کے لئے اپریشن کرنا پڑے گا۔ چونکہ شوگر کی تکلیف بھی ہے اسلئے یہ اپریشن اُمید ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو چند ماہ تک ہو گا۔ صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ سے جو ویگن لاہور کیلئے لی گئی تھی۔ اگرچہ اس میں سہولت سے بٹھانے کے انتظامات کئے گئے تھے مگر راستہ کے نشیب و فراز باعث تکلیف بنتے رہے۔ جونہی گاڑی اچھلتی کمر دن میں درد کے علاوہ سر کو جھٹکے آتے محسوس ہوتے۔ چند گھنٹے لاہور میں عزیزم ڈاکٹر فہیم احمد صاحب رشید کے گھر قیام کیا۔ اسطرح آرام سے طبیعت میں قدرے سکون ہوا۔ رات گیارہ بجے ہوائی اڈا پر پہنچے۔ تمام کارروائی مکمل ہونے کے بعد وہیل چیئر کا انتظام ہو گیا اور سہولت سے جہاز تک پہنچ گئے۔ لفٹ لوڈر کے ذریعے جہاز پر سوار کروایا گیا۔ جرمنی جہاز کے لینڈ کرنے تک کی یاد تو میرے ذہن میں ہے مگر بعد کا سفر کیسے ہوا؟ کچھ بھی یاد نہیں۔ جو کچھ بچوں نے بتایا ہے اس کے مطابق نیویارک کے ہوائی اڈہ پر جہاز رکا تو تمام مسافروں کو اتر جانے کے لئے کہہ دیا گیا۔ چونکہ مجھے اکیلے جہاز میں چھوڑا نہیں جاسکتا تھا۔ اسلئے میری بہو نے اجازت لی اور اس دوران میرے پاس ٹھہری۔

ٹورنٹو ہوائی اڈہ پر جہاز رکا تو ہم لوگ اترے مگر مجھے یہ بھی یاد نہیں وہاں کچھ عزیز ملنے کیلئے آئے ہوئے تھے ان سے ملاقات بھی میرے ذہن میں موجود نہیں یہ سب شکریہ کے حقدار ہیں۔

جہاز تبدیل کر کے ہمیں اٹاوہ آنا تھا۔ اگرچہ فلائیٹ میں وقفہ تھا مگر میری خرابی صحت کے باعث کوشش کر کے اسی وقت چلنے والی فلائٹ پر سیٹیں حاصل کی گئیں اور وہیں ائرپورٹ سے اٹاوہ فون کروایا گیا کہ ہم پہلی فلائیٹ سے آرہے ہیں۔ اٹاوہ پہنچ کر چند منٹ انتظار کے بعد عزیزم کمال الدین حبیب اپنے ماموں جان، ان کے بیٹے اور ایک دوست کے ساتھ پہنچ گئے۔ گھر پہنچ کر بھی طبیعت کی بے اندازہ بے چینی برقرار رہی۔ ایک دو دن کے آرام اور علاج کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے افاقہ ہونا شروع ہو گیا۔

متعدد احباب آنے سے پہلے میرے پاس آتے رہے اور مجھے دعاؤں سے نوازتے رہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سب دعاؤں ہی کا اثر ہے جو میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت یہاں پہنچ گیا۔ ورنہ بظاہر تو ایسی امید نظر نہیں آتی تھی۔ اس میں بھی شک نہیں کہ مجھے تمام اہلِ ربوہ ہر وقت اپنی دعاؤں میں یاد رہے ہیں۔

سب کو دعاؤں اور دعا کی درخواست کے لئے عرض کرنے کے بعد اب اجازت چاہتا ہوں۔

واقفینِ نو کو تقویٰ کے زیور سے سجائیں

حضور انور نے فرمایا:

"خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں۔ قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا بعض لوگ مینڈھوں اور بکروں کو بھی خوب سجاتے ہیں اور بعض تو ان کو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ پھولوں کے ہار پہناتے ہیں اور کئی قسم کی سجاوٹیں کرتے ہیں۔ انسانی قربانی کی سجاوٹیں اور طرح کی ہوتی ہیں۔ انسانی زندگی کی سجاوٹ تقویٰ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبت کے نتیجہ میں انسانی روح بن ٹھن کر تیار ہوا کرتی ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کئے جائیں۔ ان ماں باپ کی بہت ذمہ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح کریں کہ ان کے دل کی حسرتیں پوری ہوں۔ جس شان کے ساتھ وہ خدا کے حضور ایک غیر معمولی تحفہ پیش کرنے کی تمنا رکھتے ہیں۔ وہ تمنائیں پوری ہوں۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

مکرمہ سعیدہ احسن صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں۔

تعمیر ربوہ کے آغاز میں ہی ہمارا خاندان یہاں آباد ہو گیا تھا۔ چچا جان مکرم محمد اکمل صاحب، قریشی قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کی اجازت سے اپنے تین کم سن بچوں کو (جن کی والدہ محترمہ جھنگ میں اللہ کو پیاری ہو گئی تھیں) اور ہم پانچ بہن بھائیوں، والدہ محترمہ اور نانی اماں کو جھنگ سے ربوہ لے آئے تھے (ہمارے ابا جان قادیان میں ہی وفات پا گئے تھے) اس وقت ربوہ کی تمام تعمیرات ابھی کچی تھیں اور جو کوارٹر ہمیں رہائش کے لئے ملا تھا اس کے صحن کا دروازہ کئی روز بعد لگا تھا بلکہ لیٹرین اور غسلخانہ بھی بعد میں تیار ہوئے تھے۔ مگر اس "ویرانے" میں آ کر ہمارے پژمردہ دلوں میں بہار آگئی اور ہم پر سکون ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ چچا جان کو بہترین جزائے خیر دے۔ چند روز میں ہی سب بچوں کو اپنی اپنی کلاسز میں داخل کرا دیا گیا کہ نصرت گرلز سکول کا آغاز بھی ہو چکا تھا۔ اور پانچویں تک لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ سکول کی عمارت کے دو کچے کمروں میں دینیات کلاسز درجہ اولیٰ اور ثانیہ کا آغاز بھی ہو چکا تھا۔ مجھے درجہ ثانیہ میں داخلہ مل گیا۔ دونوں کلاسز میں آٹھ آٹھ دس دس طالبات تھیں۔

قارئین جو واقعہ میں بیان کرنا چاہتی ہوں وہ ۴۹ء کے موسم سرما کا ہے نومبر یا دسمبر کا مہینہ تھا اور صبح ۱۰ بجے کا وقت تھا۔ اس وقت اچانک حضرت اماں جان نصرت گرلز سکول تشریف لے آئیں اور ہماری دینیات کلاسز کے سامنے تشریف فرما ہوئیں۔ دراصل ہماری کلاس کی ایک طالبہ امۃ القیوم میری دوست ہی حضرت اماں جان کو لے کر آئی تھیں۔ چارپائی پر بستر لگا دیا گیا اور آں محترمہ ستانے کے انداز سے لیٹ گئیں۔ ہم سب آپ کے گرد جمع ہو گئیں اور خوش قسمتی سے مجھے آپ کے قریب ہی جگہ مل گئی۔ اس وقت آپ نے سب لڑکیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا دیکھو لڑکیو! آج تم چھوٹی ہو مگر آئندہ چل کر تم پر گھرداری کی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ میں تمہیں ایک بات بتاتی ہوں اسے یاد رکھنا اور عمر بھر اس پر عمل کرنا۔ ہم سب زمین پر بیٹھ گئیں اور آپ کی طرف متوجہ ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا۔

دھوبی سے جب کپڑے واپس آئیں تو اسی وقت انہیں کھول کر اچھی طرح دیکھ لیا کرو۔ خصوصاً مردوں کے کپڑوں کو۔ اگر گریبان یا کف کا بٹن اتر گیا ہو تو اسے لگا دیا کرو۔ اگر شلوار کا پائنچہ یا سیون ادھڑ گئی ہو تو مرمت کر دیا کرو۔ عورتوں کی ذرا سی لاپرواہی سے بعض دفعہ مردوں کو بہت مشکل پیش آتی ہے۔ بلکہ خفت اٹھانی پڑتی ہے۔

آں محترمہ نے ایک سے زیادہ مرتبہ تاکید فرمائی کہ مردوں کے کپڑوں کا بہت خیال رکھا کرو۔ یہ بات مجھے خوب یاد ہے۔ واقعی وقت کا ایک ٹانکہ بے وقت کے کئی ٹانکوں سے کہیں بہتر ہوتا ہے۔ اور میں نے اس نصیحت سے عمر بھر فائدہ اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اماں جان پر بے شمار رحمتیں اور فضل نازل فرمائے اور درجات قرب بڑھاتا چلا جائے۔

اس موقعہ پر آں محترمہ نے ایک سویٹ ڈش تیار کرنے کی ترکیب بھی بتائی تھی۔ مگر یہ کالم اس کا متحمل نہیں۔

(ہم اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اخبار کا کوئی کالم اور خاص طور پر "ایک چھوٹی سی بات ہے" کا کالم سویٹ ڈش کا کس طرح متحمل نہیں ہوتا۔ آپ ضرور اس کی ترکیب لکھیں اور اس کالم کے لئے ارسال کریں۔ سویٹ ڈش تو بہرحال کھانے کی پلیٹوں سے چھوٹی ہی ہوتی ہے۔

حضرت اماں جان کی بتائی ہوئی سویٹ ڈش سے ہم سب محظوظ ہوں گے ڈر اس بات کا ہے کہ ہماری بہن سعیدہ احسن صاحبہ کہیں یہ ڈش تیار کر کے (تھوڑی سی ہی سہی) دفتر الفضل میں نہ بھجوا دیں۔ ن۔س)

"آوارگی کو مٹایا جائے کہ یہ سب بیماریوں کی جڑھ ہے۔ محض فارغ اور خالی بیٹھنا بھی آوارگی ہے"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

چوہدری فضل الرحمٰن ــــ یاد رفتگان

محترم ڈاکٹر رحیم بخش صاحب

میرے شفیق والد صاحب بزرگوار محترم ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ایک طویل مدت بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۸ مارچ ۱۹۵۰ء بروز ہفتہ صبح ۸ بجے اس دار فانی سے کوچ فرما کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔

آپ ۱۸۸۷ء میں جھنگ شہر میں پیدا ہوئے آپ کے والد صاحب بزرگوار کا نام حضرت میاں صالح محمد تھا۔ آپ بھی نہایت متقی۔ پرہیزگار انسان تھے اور احمدیت کا کامل نمونہ تھے۔

ڈاکٹری تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے ملٹری سروس اختیار کر لی۔ اور پہلی جنگ عظیم میں ۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء حصہ لیا۔ جنگ کے دوران آپ کو یورپ بھی بھیجا گیا۔ اور آپ نے مصر۔ بغداد۔ بصرہ اور اسکندریہ میں خدمات سرانجام دیں۔ اور اپنی حسن کارکردگی کی وجہ سے انعامی تمغہ جات بھی حاصل کئے۔ ۱۹۱۸ء میں آپ واپس ہندوستان تشریف لے آئے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد بعض مجبوریوں کی بناء پر آپ نے ملٹری سروس چھوڑ دی اور سول سروس اختیار کر لی۔ اور اسی ملازمت کے دوران ۱۹۳۴ء میں محلہ دارالرحمت قادیان میں ایک مکان تعمیر کروالیا۔ اور پھر سول ملازمت کے اختتام پر ۱۹۳۹ء میں آپ نے اپنا جھنگ والا مکان بیچ دیا۔ تا کہ وہاں کی کوئی کشش باقی نہ رہے۔ اور آپ قادیان تشریف لے آئے۔ اور تقسیم ہند تک وہیں رہے۔ آپکی خواہش تھی کہ بقیہ عمر خدمت دین میں گذاریں۔ اس کے پیش نظر آپ نے اپنی خدمات نور ہسپتال قادیان کے لئے پیش کیں۔ اور آپ نے نہایت خلوص محنت اور بے غرض ہو کر وہاں کام کیا۔ معمولی گذارہ الاؤنس پر اسے انعام سمجھتے ہوئے خدمات سرانجام دیں۔ اپنے حسن اخلاق اور ہمدردی خلق کی وہ مثال قائم کی کہ ہر وہ شخص جس کو آپ سے واسطہ پڑا آپ کے حسن اخلاق اور جذبہ انسانی ہمدردی کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکا۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے آپ کی وفات پر مجھے اپنے تعزیتی خط میں لکھا کہ ڈاکٹر صاحب کے پاس جاتے ہی آدھی بیماری دور ہو جاتی تھی۔ اس محبت سے مریض کی بات کو سنتے تھے کہ مریض محسوس کرتا تھا کہ اب صحیح تشخیص ہو جائے گی اور صحیح دوائی ملے گی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے شفا ہو جائے گی اور اکثر ایسا ہی ہوتا تھا۔

حضرت والد صاحب کی صفات حیات پر مکمل تبصرہ کرنا تو مشکل ہے۔ البتہ ذیل میں مختصر طور پر چند سطور میں آپکی خصوصیات اور صفات کی طرف اشارہ کر دیتا ہوں۔ آپ نہایت متقی اور پرہیزگار اور احمدیت کا مکمل نمونہ تھے۔ رفیق حضرت بانی سلسلہ ہونے کے علاوہ آپ ۱/۸ حصہ کے موصی بھی تھے۔ اور چندہ وصیت کی ادائیگی میں ہمیشہ باقاعدگی اختیار کی اور کبھی بقایا نہیں ہونے دیا۔ اس کے علاوہ آپ نے ہر جماعتی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور ہر تحریک میں اپنی اہلیہ محترمہ کو بھی شامل کیا۔ میری والدہ صاحبہ بھی بفضل تعالیٰ موصیہ تھیں اور ۱۹۷۲ء میں وفات پا کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ محترم والد صاحب۔ والدہ صاحبہ اور یہ خاکسار تحریک جدید کی ۵ ہزاری فوج میں شامل ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ذات کا مجھ پر بڑا احسان ہے کہ والدین کی وفات کے بعد تسلسل کے ساتھ اور ہر سال اضافہ کے ساتھ چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی توفیق پا رہا ہوں اور ساتھ ہی اپنی اہلیہ محترمہ کا بھی۔ میری اہلیہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اور وفات کے بعد بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۱۳ میں آرام اور طمانیت کی نیند سو رہی ہیں۔ آپ بھی بہت نیک۔ دیندار اور احمدیت کی فدائی خاتون تھیں۔ اور بہت غریب پرور تھیں۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کبھی کوئی حاجت مند آپ کے پاس آیا ہو اور وہ خالی ہاتھ واپس گیا ہو۔ میرا ارادہ ہے کہ اگر اللہ نے چاہا تو اپنی وفات کے بعد ایسا انتظام کر جاؤں کہ ہم سب کا تحریک جدید کا چندہ ہر سال اضافہ کے ساتھ ادا ہوتا رہے۔

والد صاحب بزرگوار تقویٰ اور طہارت کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ آپ میں خشیت اللہ اور اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

حضرت والد صاحب نے ڈاکٹر ہونے کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عنایت گردانا اور کبھی بھی ڈاکٹری کو بطور پیشہ اختیار نہیں کیا۔ بلکہ خلق خدا کی خدمت کی حیثیت سے اسے استعمال کیا۔ مریض کا دوا اور دعا

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود احمد اشرف

شراب نوشی کا انسداد کیسے ممکن ہے

گذشتہ دنوں سکاٹ لینڈ کے شہر گلاسکو میں ایک کانفرنس ہوئی جس کا عنوان تھا کہ شراب نوشی اور منشیات کا انسداد کیسے ممکن ہے۔ اس بین الاقوامی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شہزادی ڈیانا نے کہا کہ منشیات اور شراب نوشی کی وجہ سے دنیا بھیانک جرائم اور تشدد کا شکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ الکوحل اور شراب نوشی ایسی وباء ہے جو معاشرے کو گھن کی طرح ختم کر دیتی ہے۔ وہ بستیاں جہاں یہ وباء سرطان کی طرح پھیل رہی ہے وہاں ایک مستقل خوف و ہراس طاری رہتا ہے۔ شہزادی ڈیانا نے کہا کہ جو لوگ ان چیزوں کے ذریعہ دولت کماتے ہیں وہ خود بھی اس سے حقیقی فائدہ نہیں اٹھا سکتے کیونکہ بیمار خوفزدہ اور مفلوج آبادی میں آپ کو کوئی خوشی نہیں مل سکتی۔ یہ تھا شہزادی ڈیانا کی تقریر کا خلاصہ جو انہوں نے اس کانفرنس میں کی جس میں ۶۴ ملکوں کے ۸۰۰ مندوبین شریک ہوئے۔ اور اس کانفرنس کا انعقاد TURNING POINT نامی برطانیہ کے امدادی ادارہ کی سرپرستی میں ہوا۔ جو منشیات اور الکوحل کے عادی افراد کی بحالی میں مدد دیتا ہے۔

گذشتہ چند سالوں میں پوری دنیا میں شراب نوشی میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ اور یہ اضافہ اس حقیقت کے باوجود ہے کہ شراب کے نقصانات سے دنیا اب پہلے سے کہیں زیادہ باخبر ہے۔ شراب نوشی سے جگر کی بیماریاں عالمی سطح پر شناخت کر لی گئی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ سوال درپیش ہے کہ شراب کے استعمال کا تدارک کیسے کیا جائے۔

کانفرنس کے مندوبین میں سے بعض نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ شراب پر قطعی پابندی عائد کر دی جائے۔ لیکن معاشرتی ماہرین کا کہنا ہے کہ جب کبھی ایسی کوئی کوشش کی گئی ہے تو وہ ناکام رہی ہے۔ مثلاً امریکہ میں قانونی طور پر ۱۹۳۰ء میں شراب پر پابندی عائد کی گئی لیکن اس پابندی سے صحت کے بہت سے مسائل پیدا ہو گئے۔ کیونکہ لوگ نہایت نقصان دہ نوعیت کی الکوحل کا سہارا لینے لگے اور افیون، چرس اور اسی طرح کی دوسری منشیات کو فروغ حاصل ہوا۔ پاکستان میں بھی گذشتہ چند سالوں میں یہ صورت سامنے آئی ہے۔ سوویت یونین میں صدر گورباچوف نے ۱۹۸۵ء میں شراب پر پابندی عائد کر دی تھی۔ مگر نتیجہ یہ نکلا کہ ۱۹۹۱ء میں ہر دوسرے گھر میں شراب کی بھٹی لگی ہوئی تھی۔ اور لوگوں کو کچی شراب سے زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔ اسی طرح شراب کی پابندی سے کالے بازار نے بھی جنم لیا۔ بہرحال کانفرنس کے ماہرین نے اس بات پر غور کرنا تھا کہ اس صورتحال کا حل کیا ہے؟ اب تک ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ محض سختی اور سخت قانون شراب کا تدارک نہیں کر سکتے ہاں تعلیم وہ ذریعہ ہے جس سے مدد لی جا سکتی ہے۔ شراب کے مضر اثرات سے بچپن میں ہی آگاہ کیا جائے اور اس کی نہ صرف اخلاقی برائیوں بلکہ اس سے پیدا ہونے والے صحت کے مسائل سے بھی لوگوں کو مطلع کیا جائے۔

بقیہ: صٓ ۶ سے آگے

سے دونوں ذرائع سے علاج فرماتے تھے صدقہ و خیرات کثرت سے فرماتے۔ احباب نے کئی بار توجہ دلائی کہ پرائیویٹ پریکٹس کریں تاکہ زیادہ کشائش سے زندگی بسر کر سکیں۔ لیکن کبھی ایسا نہ کیا۔ گھر پر ضروری ادویات رکھی ہوئی تھیں جو آتا اس کا مفت علاج کرتے۔ اور ہمسایہ میں سے یا دور نزدیک سے حاجت مند آتے تو اس کو بغیر کسی معاوضہ کے گھر جا کر دیکھتے۔ کس قدر پاک جذبہ تھا۔ اسی پاک جذبہ کا نتیجہ تھا کہ خدا تعالےٰ نے زندگی بھر آپکو ہر قسم کے احتیاج سے بکلی غنی رکھا اور غیب سے سالہا سال کے لئے آپ کے رزق میں کشائش پیدا کر دی۔ جہاں آپ حقوق اللہ کی ادائیگی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے وہاں حقوق العباد بھی کما حقہٗ ادا کرتے۔

اپنے والدین کے بھی پورے پورے فرمانبردار تھے۔ زندگی بھر ان کا خیال رکھا اور انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دی اور ان کی خوشنودی کو بتمام و کمال حاصل کیا۔

حضرت کی فطرت میں خدا تعالیٰ نے سادگی رکھی تھی۔ اور آپکو بہت محبوب تھی۔ آپکا مزاج بھی سادہ تھا۔ لباس بھی نہایت صاف ستھرا اور سادہ تھا۔ آپ نہایت منکسر المزاج تھے۔ اور متواضع انسان تھے۔ آپکا نفس تکبر کی ملونی سے بالکل پاک تھا۔ آپ امیر اور غریب ہر ایک سے یکساں سلوک فرماتے۔ لیکن انکسار کے ساتھ ساتھ حد درجہ خوددار واقع ہوئے تھے۔ اور تاعمر اپنی عزت اور آبرو پر بھی آنچ نہیں آنے دی۔ آپ کا دینی اور دنیاوی کتب کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ آپ کی ایک خاصی لائبریری تھی۔ جن میں زیادہ تر حضرت اقدس کی کتب کا مجموعہ تھا۔ اور اپنے مفوضہ کاموں سے فارغ ہو کر ان کا مطالعہ فرماتے۔ آپکو عربی۔ فارسی۔ اردو اور انگریزی زبان پر کافی عبور تھا۔

حضرت والد صاحب نے ۶۲ سال کی عمر میں وصال اختیار کیا۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس سے منقطع۔

آخر میں احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حضرت والد صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۴۵ ا
WIRA SAMITA s/o NUKRI

پیشہ پنشنر عمر ۷۸ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۸-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۱۵۷۰ مربع میٹر مالیتی ۱،۶۵،۰۰۰/- RP۔ (۲) زمین برقبہ ۱۲۸۵ مربع میٹر مالیتی ۱،۰۰۰،۰۰۰/- RP۔ (۳) زمین برقبہ ۱۴۲۸ مربع میٹر مالیتی ۵۰۰،۰۰۰/- RP۔ (۴) دھان کا کھیت برقبہ ۵۷۰ مربع میٹر مالیتی ۴۰۰،۰۰۰/- RP۔ (۵) کل جائیداد مالیتی ۳،۵۵۰،۰۰۰/- RP۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۵،۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ ۷۵،۰۰۰/- روپے سہ ماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ WIRA SAMITA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ ITANG MUHTAR انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ SARIAN ABIDIN انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۸۵۴۶ IMRS
AAM AMATUS SALAM w/o HIDAYAT AHMADI

پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۸۲ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-8-1991 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) نمبر ۱/۲ مکان برقبہ ۷۲ مربع میٹر مالیتی ۵،۰۰۰،۰۰۰/- RP۔ (۲) طلائی انگوٹھی وزنی ۹،۵۸ گرام مالیتی ۲۱۴،۰۰۰/- RP۔ (۳) حق مہر ۳۰۰،۰۰۰/- RP۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۶،۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ : ۳۱ ۔ اگست کل سے حبس کی شدت ہے۔ آج بھی بہت گرمی ہے۔

○ وزیر اعظم نے بتایا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم کے ساتھ گفتگو میں کشمیر کا مسئلہ سرفہرست ہو گا انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے تعلقات میں یہی مسئلہ سب سے بڑی رکاوٹ ہے اگر باقی مسئلے حل بھی ہو جائیں اور کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہو تو دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی ختم نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے افغانستان میں جنگ بندی کا سمجھوتہ ہو جانے پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ افغان جہاد میں فتح کے بعد یہ سب سے بڑی خوشی کی خبر ہے۔

○ جموں و کشمیر جمہوری اتحاد کے قائدین نے کہا ہے کہ ۲۴ ۔ اکتوبر کو آپریشن ضرب حیدر کے پروگرام کے تحت ۲۳ ۔ مقامات پر سیز فائر لائن عبور کی جائے گی۔ اور کسی حکومتی رکاوٹ کی پرواہ نہیں کی جائے گی۔

○ اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں کشمیر کے متعلق سیمینار سے قبل زبردست ہنگامہ ہو گیا۔ سیمینار کے منتظم مسٹر اسحاق ظفر نے الزام لگایا کہ ہنگامہ کرنے والوں کو ممتاز راٹھور نے بھیجا ہے۔

ضلع کچہری لاہور میں وکیلوں اور اے ایس آئی کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی وکیلوں نے اے ایس آئی کا پستول زبردستی چھین لیا جس پر کوئی نمبر درج نہیں تھا۔ ڈپٹی کمشنر نے تحقیقات کے لئے اے سی ہیڈ کوارٹر کو مقرر کر دیا ہے۔ لاہور کارپوریشن کے ایک اجلاس میں زبردست غنڈہ گردی دیکھنے میں آئی۔ یہ اجلاس یوم آزادی کے سلسلہ میں منعقد ہوا تھا۔ اسلحہ نکال لیا گیا غلیظ گالیاں دی گئیں ارکان آپس میں گتھم گتھا ہو گئے۔ پنکھے اور کرسیاں الٹ دی گئیں صحافیوں کو مارا گیا ایک فوٹو گرافر کا کیمرہ توڑ دیا گیا۔ کارپوریشن کے ایوان میں صحافیوں سے مار پیٹ ملکی تاریخ کا بدترین واقعہ ہے۔

○ پاکستان کے وزیر مملکت برائے امور خارجہ مسٹر صدیق کانجو کی قیادت میں افغانستان جانے والے وفد پر فائرنگ کی گئی جس سے اسکارٹ گاڑی کا ایک ڈرائیور جس کا تعلق مسلح افواج کے حساس ادارے سے تھا۔ ہلاک ہو گیا۔ پاکستانی وفد کابل سے ۳۵ ۔ میل دور حکمت یار سے ملاقات کے بعد واپس آرہا تھا کہ واپسی پر راستہ بھول گیا۔

○ وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر شہریار نے جنگ بندی کے معاہدہ کے بارے میں بتایا ہے کہ صدر ربانی اور حکمت یار کے درمیان ابھی ملاقات نہیں ہوئی معاہدہ تحریری نہیں ہے۔ اس میں دوستم بھی شامل نہیں۔ معاہدہ کے تحت جو بفر فورس قائم کی جائے گی۔ اس میں افغانستان کے پانچ صوبوں کے دس ہزار افراد شامل ہوں گے۔ ملیشیا اور حزب اسلامی دونوں کی افواج کابل سے پیچھے ہٹ جائیں گی۔

○ افغان جنگ میں جماعت اسلامی اور اسلامی جمعیت طلبہ کے ۱۸ ۔ سو کارکنوں نے حکمت یار کی طرف سے جنگ میں حصہ لیا۔ جماعت اسلامی کے ۱۰۰ ۔ اور اسلامی جمعیت کے ۲۳ ۔ اراکین جنگ میں ہلاک ہوئے۔ اس کے علاوہ حزب اسلامی کی طرف سے چار ہزار عرب افراد نے بھی جنگ میں حصہ لیا۔ ان میں مصر سوڈان، انڈونیشیا، الجزائر، متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب کے باشندے شامل ہیں۔ ان میں سے ایک ہزار افراد جنگ میں کام آئے۔

○ جڑانوالہ میں کھاد فیکٹری سے زہریلی گیس کے اخراج سے سینکڑوں افراد بے ہوش ہو گئے۔ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو کھانسی کے دورے پڑنے لگے۔ گیس کا اثر دو گھنٹے تک جاری رہا۔

○ بوسنیا کے مسلمانوں کی حمایت میں لڑنے کے لئے عرب ممالک کے ایک سو تربیت یافتہ رضاکار فوجی بوسنیا پہنچ گئے ہیں ان کا تعلق الجزائر، سوڈان خلیج کے ممالک اور ترکی سے ہے۔

○ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کا ایک پورا گاؤں نذر آتش کر دیا۔ گھر گھر تلاشی کے دوران ۵ ۔ افراد کو شہید کر دیا گیا۔ حریت پسندوں نے فوجی قافلے پر حملہ کیا اور متعدد گاڑیاں تباہ کر دیں۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ فی الحال سندھ میں ضمنی انتخابات کرانا ممکن نہیں ہے۔

○ اے این پی کے مسٹر غلام احمد بلور نے کہا ہے کہ اے این پی کا جینا مرنا وزیر اعظم کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریلوے کو جدید خطوط پر استوار کیا جا رہا ہے خستہ حال ریلوے سٹیشنوں کی جگہ بلند و بالا عمارتیں تعمیر ہوں گی جن میں کاروباری مراکز بھی ہوں گے۔

○ بلوچستان کابینہ میں چار نئے افراد کی شمولیت کے بعد اب ساری حزب اقتدار، اقتدار میں شامل ہو گئی ہے۔

بقیہ : ص۷ سے آگے

بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔

MRS AAM AMATUSSALAM

انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ ہدایت احمدی نخاودنا موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔

TJUTJU AHMADI

ضروری اطلاع

تمام طلباء و طالبات نیز والدین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ علم و عمل اکیڈیمی واقع دارالصدر غربی ربوہ میں مورخہ یکم ستمبر ۹۲ء سے باقاعدہ کلاسز منعقد ہو رہی ہیں۔ وقت مقررہ پر تمام طلباء و طالبات اکیڈیمی میں پہنچ جائیں۔

——— پرنسپل

پیسہ

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند

حکیم عبد الحمید اعوان کا

ماہانہ پروگرام

• ۔ ۵ تا ۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون ۹۰۶

• ۔ ۱۰ تا ۱۲ تاریخ۔ سیکٹر آئی ۱۰/۲ گلی نمبر ۱۱ ۔ اسلام آباد۔

• ۔ ۱۵، ۱۶ تاریخ۔ مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ۔

• ۔ ۲۱ تا ۲۳ تاریخ۔ مشہور دواخانہ محمود آباد نمبر۳ کراچی۔ فون ۵۴۸۱۷۹ - PP

• ۔ ۲۵ تا ۲۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون :۔ ۵۱۰۵۶۴ - PP

باقی دنوں میں

مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔ گوجرانوالہ فون ۲۱۸۵۳۴ / ۲۱۹۰۶۵

ضرورت خواتین اساتذہ

یونیق سکالرز اکیڈیمی ربوہ میں پی۔ ٹی۔ سی، سی۔ ٹی، بی۔ ایس سی یا بی۔ اے تعلیمی قابلیت کی حامل ایسی ذہین اور قابل خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے جو کہ پڑھانے کا شوق رکھتی ہوں۔ درخواستیں مکمل کوائف کے ہمراہ مورخہ ۵ ستمبر ۹۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو ۶ ستمبر ۹۲ء صبح ۸ بجے ہو گا

پرنسپل یونیق سکالرز اکیڈیمی

یونیورسٹی روڈ ۱۴/۴ دارالعلوم غربی ربوہ

ڈیپ فریزر برائے فروخت

ایک عدد ڈیپ فریزر اچھی حالت میں برائے فروخت موجود ہے رابطہ کے لئے ڈاکٹر منور احمد عطاء ۵/۲۲ دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون ۱۳۔۴

قابل فروخت مکان

ربوہ کے محلہ دارالبرکات کی کالج روڈ پر ایک کنال کے باموقع پلاٹ میں جدید طرز کا تعمیر شدہ مکان۔ جدید دور کی جملہ سہولیات گیس، بجلی ٹیلیفون، پانی مہیا ——— رابطہ کے لئے

فون ربوہ : ۴۸۵ ۔ ۴۵۲۴ ۔ فیصل آباد : ۳۳۶۳۳ ۔ ۴۱۱۰